ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری اور ان کے رفقا مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ایسی کتابوں کی اشاعت سے اسلامی علوم کے ورثے تک رسائی کی راہیں کشادہ ہوں گی۔ (سلیم منصور خالد)

ترقی اور تعلیم' پروفیسر عمر قادری۔ بیکن بکس' گل گشت' ملتان۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

ہمارے ملک میں تعلیم کو آزادی کے بعد صحیح رخ نہیں دیا گیا۔ نظریہ حیات کے حوالے سے واضح تصورات رکھنے کے باوجود ہم نے زمانے کی ہوا کے ساتھ چلنا گوارا کیا۔ تعلیم میں حقیقی پیش رفت کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی گئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم اس دائرے میں بے منزل و بے مقصد کاررواں کی طرح ترقی کے ایک جھوٹے تصور کی خاطر ادھر ادھر ٹکریں مار رہے ہیں۔ پروفیسر عمر قادری نے اس کتاب میں ۱۰ عنوانات کے تحت' تعلیمی صورت حال کے پس منظر میں' اصلاح کے لیے صحیح خطوط اجاگر کیے ہیں۔ ذریعہ تعلیم اور یکساں نظام تعلیم کے ابواب میں انھوں نے اہم بنیادی امور کی نشان دہی کی ہے۔ اس وقت' جب کہ ایک منظم کوشش معاشرے کو خصوصاً تعلیم کو سیکولرائز کرنے کی' کی جا رہی ہے' ان باتوں کی اہمیت دوچند ہے' لیکن ان کا لکھنا اور شائع کرنا کافی نہیں' انھیں پھیلانا اور پہنچانا بھی ضروری ہے۔ (مسلم سجاد)

پاکستانی ادب' شناخت کی نصف صدی' غفور شاہ قاسم۔ ریز پبلی کیشنز' ۱۳'۱۴/اے' سیکنڈ فلور' تاج محل پلازا' سکستھ روڈ' مری روڈ' راولپنڈی۔ صفحات: ۵۵۴۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

یہ ایک طرح سے ۵۰ سال کے پاکستانی ادب کا جائزہ ہے جسے مختلف اصناف ادب (غزل' نظم' نعت' ناول' افسانہ' سفرنامہ' خودنوشت' انشائیہ' خاکہ نگاری' ڈراما' طنز و مزاح' اسلامی ادب' اقبال شناسی' مزاحمتی ادب' تنقید' تحقیق) کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ آخری حصے میں پنجابی' سرائیکی' سندھی' پشتو' بلوچی اور براہوی ادبوں کا ذکر ہے۔ ۵۰ سالہ ادبی تاریخ کا اس طرح سے جائزہ لینا کہ تجزیہ و تبصرہ بھی ہو اور جائزہ و تنقید بھی اور مختلف رویوں اور رجحانات کی نشان دہی بھی کی جائے' آسان کام نہیں ہے۔ اس کے باوجود غفور شاہ قاسم نے' جو ایک نوجوان تحقیق کار اور نقاد ہیں' اپنے مطالعے میں وسعت اور جائزوں میں مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ۵۰ سالوں کے اصناف وار جائزے کے لیے خاص وقت اور محنت کے ساتھ گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔

یوں تو ہر صنفِ ادب الگ الگ مفصل تحقیقی کتاب کا تقاضا کرتی ہے لیکن مصنف کے لیے اس کا موقع تھا اور نہ وقت۔ چنانچہ انھوں نے اخذ و استفادے سے بھی کام لیا اور اسے اپنے مطالعے اور محنت سے آمیز کر

کے یہ جائزہ پیش کر دیا۔ خوب تر کی گنجایش ہمیشہ باقی رہتی ہے، مثلاً: مزاحمتی ادب کے ذیل میں کشمیر اور افغانستان پر اعجاز فاروقی کے افسانوں یا فلسطین اور یروشلم پر نعیم صدیقی کی منظومات وغیرہ کا ذکر نہیں آسکا۔ تاہم، جائزے میں اسلامی ادب کے تحت ایسی مفید معلومات آگئی ہیں جو عام ادبی تاریخوں میں نہیں ملتیں۔

اردو ادب و تحقیق کی دُنیا میں غفور شاہ قاسم کی اس کاوش کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ (ر-ہ)

انٹرنیٹ ڈائرکٹری، مرتبین: اعظم شیخ، محمد متین خالد۔ ناشر: فاتح پبلشرز، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۸۰۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

انفرمیشن ٹکنالوجی نے عام آدمی کے لیے معلومات کا حصول اتنا آسان بنا دیا ہے کہ چند برس پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اور چند برس بعد کیا صورت ہوگی؟ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ انفرمیشن ٹکنالوجی کے ایک امریکی ماہر اور استاد کے بقول عین ممکن ہے کہ مستقبل میں آج کی کتابیں، اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ عجائب گھر کی زینت بن چکے ہوں اور ان پر ''زمانہ قدیم کے ذرائع معلومات'' کا لیبل لگا ہوا ہو۔

انفرمیشن ٹکنالوجی کے برپا کردہ اس انقلاب میں انٹرنیٹ کا کردار سب سے اہم اور دُور رس ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے آدمی گھر بیٹھے ہر قسم کی معلومات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ لیکن اپنی مرضی اور پسند کی مخصوص معلومات حاصل کرنا بالعموم ایک طویل اور صبر آزما کام ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ''ورلڈ وائڈ ویب'' پر اس قدر کثیر سائٹس موجود ہیں کہ ان کا شمار کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ ایسے میں اگر انٹرنیٹ چالو کرنے سے پہلے آدمی کسی ایسی کتاب سے مدد لے جس میں مختلف موضوعات پر معلومات مہیا کرنے والی ویب سائٹس کی گروہ بندی کر دی گئی ہو، تو اس کا بہت سا وقت بچ سکتا ہے۔ زیرِنظر انٹرنیٹ ڈائرکٹری کے مرتبین نے انٹرنیٹ کے صارفین کی اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انھوں نے اس مقصد کے لیے اَن تھک محنت کی ہے جس کی بدولت یہ کتاب قارئین کے ایک وسیع حلقے کے لیے مفید اور کارآمد بن گئی ہے۔

اس کتاب میں مجموعی طور پر ۵۵ عنوانات کے تحت ایک ہزار سے زائد ویب سائٹس کی گروہ بندی کی گئی ہے۔ اہم موضوعات میں تعلیم، اسلام، ماحولیات، بنکنگ اور بزنس، پاکستان، افواج پاکستان، پاکستانی سپورٹس، رشتے، روزگار، سیاسیات، سائنس اور خلابازی، کھیل، سیر و سیاحت، موسمیات اور گھرداری شامل ہیں۔ اہم ویب سائٹس کے بارے میں مختصر یا تفصیلی تعارف دے کر کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اسلام کے موضوع پر عالمی اسلامی تحریکوں، خصوصاً جماعت اسلامی، حماس اور جموں کشمیر لبریشن فرنٹ وغیرہ کے علاوہ